تکمیلِ دین

امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ

" الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا "

آگ کا شرارہ کرہ آتش فشاں کے دامن میں چھپا رہتا ہے۔ لیکن جب پھوٹتا ہے تو تمام دنیا کو محیط ہو جاتا ہے۔ نمو کی قوت ذرات خاک میں مخفی رہتی ہے۔ لیکن جب فصل بہار آتی ہے تو اس میں اس قدر ابال آجاتا ہے کہ اسپر زمین کی فضائے بسیط تنگ ہو جاتی ہے۔ پانی کا سیال مادہ بادل کے ایک ٹکڑے میں سمٹا ہوا پڑا رہتا ہے۔ لیکن جب برستا ہے تو پھیل کر خشکی و تری کو باہم ملا دیتا ہے۔ برق کی رو دنیا کے ہر ذرے میں موجود ہے لیکن جب اس میں تموج پیدا ہوتا ہے تو کارخانہ قدرت کے ایک ایک پرزے میں دفعتاً حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ موج دریا میں پنہاں ہے۔ لیکن جب اٹھتی ہے اور اٹھکر بلند ہوتی ہے تو دریا میں تلاطم پیدا ہو جاتا ہے۔

اسلام بھی اسی قسم کا ایک شرارہ اسی طرح کی ایک طاقت نمو، اسی فیاضی کیساتھ بہنے والا ایک چشمہ آب حیات، اسی قوت کیساتھ حرکت کرنے والی بجلی کی ایک رو، اور اسی سرعت کے ساتھ پھیلنے والی ایک موج ہدایت تھی۔ جس نے اڑ کر خرمن جہل وضلالت میں آگ لگا دی، جس نے پھول پھل کر شرر زار دنیا کو تختہ گل و یاسمین بنا دیا۔ جس نے برس کر تمام دنیا کو سرسبز و شاداب کر دیا۔ جس نے چل کر دنیا کے سکون کو حرکت سے بدل دیا۔ اور جس نے اٹھ کر کفروفساد فی الارض کے بعد ظلمت خیز میں ایک عظیم الشان تلاطم پیدا کر دیا۔

یہ شرارہ، یہ نمو، یہ برق، یہ موج، غار حرا میں دبی ہوئی تھی۔ ایک مبارک رات میں اسکا ظہور ہوا۔ لیکن اس کیلئے ایک فضائے غیر متناہی، ایک وسعت غیر محدود، ایک کرہ غیر معمور درکار تھا۔ لیکن کفرزار مکہ کی زمین گھبرا کر پکار اٹھی۔

" آہستہ خرام بلکہ مخرام "

اب اسلام دنیا کے دوسرے حصوں کی طرف بڑھا۔ کیونکہ سکڑنا اس کی فطرت کے خلاف تھا اور فطرت کی خلاف ورزی عتاب الہی کا مقدمہ ہے۔

ان الذین توفهم الملئکة ظالمی انفسهم قالوافیم کنتم قالواکنا مستضعفین فی الارض ، قالواالم تکن ارض الله واسعة فتها جروافیها فاولئک ماواهم جهنم۔ وساء ت مصیرا۔ الاالمستضعفین من الرجال والنساء والولدان لایستطیعون حیلة ولایهتدون سبیلا۔ فاولئک عسی الله ان یعفو عنهم وکان الله عفوا غفوراً ۔ ومن یهاجر فی سبیل الله یجد فی الارض مراغما کثیراً وسعة ومن یخرج من بیته مهاجراً الی الله ورسوله، ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره، علی الله وکان الله غفورالرحیما۔

جن لوگوں کی روح کو فرشتوں نے ایسی حالت میں قبض کیا کہ وہ لوگ ارض شرک میں رہ کر اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے تو ان سے فرشتوں نے کہا کہ تم ایسی مصیبت میں مبتلا کیوں رہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ " زمین کفر میں ہمیں کوئی طاقت حاصل نہ تھی " فرشتوں نے کہا " تو کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ اس میں ہجرت کر جاتے؟ پس ایسے لوگوں کا ٹھکانہ صرف جہنم ہے اور وہ بدترین ٹھکانہ ہے۔ البتہ وہ ضعیف مرد عورت اور بچے جو نہ کسی تدبیر کی طاقت رکھتے ہیں نہ انکو راستہ ملتا ہے تو انکو معاف کر

دیگا- وہ بڑا ہی معاف کرنے والا ہے- جو شخص خدا کی راہ میں ہجرت کریگا وہ زمین میں وسعت اور فلاح و نجاح پائے گا- اور جو شخص اپنے گھر سے نکل کر خدا اور خدا کے رسول کی طرف ہجرت کرے اور راستہ ہی میں اسکو موت آجائے تو یقین کرو اسکا بدلہ خدا پر واجب ہوچکا- اور خدا بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے-"

وہ دنیا میں پھیلا اور حبش و مدینہ کی آبادیوں نے اسکو آغوش میں لے لیا- بدروحنین نے اس کیلئے اپنا دامن خالی کر دیا- بنو قریظہ و بنو نضیر کے سرسبز باغوں نے اس کےلئے اپنی جگہ سنواری، خیبر کے نخلستانوں نے اسکو اپنے سائے میں بٹھایا- لیکن بایں ہمہ وہ ابھی پھیلنے کیلئے اور گنجائش ڈھونڈھتا تھا- اور بڑھنے کیلئے وسعت چاہتا تھا- قصر شریعت کی آخری اینٹ نے اس کمی کو پورا کر دیا تھا- جسکی وجہ سے دین الہی کی عظیم الشان عمارت تمام دنیا کو بدنما نظر آتی تھی-

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان مثلي ومثل الانبيا من قبل كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلاوضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبيين (بخارى - ص ١٨٦ كتاب المناقب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور پچھلے نبیوں کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے جس نے ایک نہایت خوش نما مکان بنایا لیکن اسکے کسی کونے میں صرف ایک اینٹ کی کسر رہ گئی- پھر لوگوں نے خوب گھوم پھر کر دیکھا اور بہت خوش ہوئے تاہم ان کو یہ کہنا پڑا کہ آخر یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو یقین کرو کہ وہ آخری اینٹ میں ہوں، اور اسی لئے میں خاتم الانبیا ہوں-

شریعت اسلامیہ نے اس کمی کو پورا کر دیا تھا- لیکن تمام دنیا کو دکھا دینا ابھی باقی تھا- خدا نے حجۃ الوداع میں اس عمارت کو اپنی مکمل صورت کے اندر دکھا دیا- اور تمام دنیا نے خانہ کعبہ کا طواف کر کے دیکھ لیا کہ اب ایک اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ رہی-

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى ورضيت لكم الاسلام دينا

"آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنے احسانات پورے کر دیئے اور تمہارے لئے دین اسلام کو منتخب کیا"

الہلال صفحہ ١٦-١٧

٨، ذوالحجہ ١٣٣٢ھ

٢٨، اکتوبر ١٩١٤ء

بقیہ از صـ١٠

ہیں------ ہم آنکھیں بند کر کے یہ سودا نہیں ہونا چاہیئے- حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشادات مبارکہ سے منحرف کرنے والی اور قرآن سے روگردانی سکھانے والی ہر خود ساختہ صدوریت، نبوت اور ولایت امت مسلمہ کو رسالت کے باب میں فقط مشرک بناتی ہے- نگاہ وہ چاہیئے جو دانہ زیر دام کو دیکھے، بات وہیں ختم کرتا ہوں جہاں سے شروع کی تھی---

صاحب ساز پہ لازم ہے کہ غافل نہ رہے
گاہے گاہے غلط آہنگ بھی ہوتا ہے سروش

(نوائے وقت راولپنڈی ۹ نومبر ۱۹۹۲ء)